© rasailojaraid.com

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

رحمت و شفقت (قسط نمبر 2)

قولہ تعالیٰ ''وما ارسلناک الا رحمة اللعالمین'' (الانبیاء۱۰۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کیلیۓ رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

قارئین کرام۔گذشتہ کالم میں مذکورہ عنوان کے تحت قرآن وسنت کی روشنی میں رسول کریم ﷺ کی رحمت وشفقت کا اختصار سے تذکرہ کیا تھا۔کہ آپ ﷺ پوری کائنات اور بالخصوص ان تمام انسانی طبقات کیلیۓ جو کہ مظلوم اور مفلوک الحال (بے سہارا قسم کے لوگ ہیں) رحمت بنا کر آپ مبعوث فرمائے گئے۔آج کی تحریر میں آپ کی رحمت وشفقت کے حوالہ سے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ دیگر طبقات کی طرح بچوں کیلیۓ بھی بہت زیادہ رحیم وشفیق اور کریم تھے اور آپ کی سیرت مبارکہ کا یہ پہلو مبارک اجاگر کرنا اسلیۓ ضروری ہے کہ آج کے دور میں بچوں پر بعض والدین بڑی سختی کرتے ہیں اور بے تحاشا مار پیٹ سے کام لیتے ہیں۔نیز اساتذہ کرام (بعض دینی مدارس میں بالخصوص قراء حضرات) چھوٹے چھوٹے طلباء اور بچوں کو وحشیانہ سزا دیتے ہیں جس سے بچے اور طلباء تعلیم سے متنفر ہو کر مدارس چھوڑ کر ہمیشہ کیلیۓ دینی تعلیم سے باغی ہو جاتے ہیں۔اس لئے ضرورت ہے کہ ہم رحمت کائنات اور رسول رحمت ﷺ کا وہ اسوہ حسنہ اپنائیں جو آپ نے بچوں کے ساتھ اختیار فرمایا۔تاکہ وہ نہ والدین کے باغی ہوں نہ ہی تعلیم سے فرار کا راستہ اختیار کریں۔اس سلسلے میں چند ایک احادیث ملاحظ فرمائیے۔

(۱) عن عائشہ رضی الله عنها قالت جاء اعرابی الی النبی ﷺ فقال التقبلون الصبیان .فما نقلبهم فقال النبی ﷺ اواملک لک ان نزع الله من قلبک الرحمة۔ متفق علیہ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس نے (تعجب کے ساتھ) دریافت کیا کہ کیا تم بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ ہم تو نہیں لیتے۔(اسکی یہ بات سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا۔اگر اللہ پاک نے تیرے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میرے بس میں نہیں کہ تیرے دل میں رحم ڈالوں (بخاری ومسلم)

ایک دوسری حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت حسن بن علیؓ سے پیار فرما رہے تھے۔اقرع بن حابس نے آپ ﷺ سے کہا اے اللہ کے رسول آپ بچوں سے شفقت ومحبت فرماتے ہیں۔جبکہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو بھی بوسہ نہیں دیا رحمت عالم ﷺ نے فرمایا **من لا یرحم لا یرحم**۔جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا (بخاری کتاب الادب) نبی کریم ﷺ کی بچوں سے شفقت ومحبت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بچوں کے قریب سے گزرتے تو انہیں سلام فرماتے۔رحمت عالم ﷺ بچوں پر ایسے مہربان اور شفیق ورحیم تھے کہ اگر آپ سواری پر سوار ہیں اور راستے میں بچے نظر آ جاتے تو آپ ﷺ پیار سے انہیں اپنے ساتھ سوار کر لیتے اور محبت کا اظہار فرماتے۔حضرت جعفر طیارؓ کے صاحبزادے خبابؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رحمت عالم ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے تو مجھے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے مجھے سواری کے آگے سوار کر لیا۔پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو صاحبزادوں میں سے ایک آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائے گئے۔تو آپ نے انہیں اپنے پیچھے سوار کر لیا۔پس ہم تین افراد ایک ہی سواری پر مدینہ منورہ داخل ہوئے۔(مشکوۃ المصابیح، آداب السفر)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی۔آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا اور جو کام میں نے کیا اسکے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور جو کام میں نے نہیں کیا اسکے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ اسطرح کام کیوں نہ کیا؟ دس سالہ خدمت کے دوران خادم کو اسکے کسی کام پر نہ ٹوکنا اور نہ جھڑکنا یہ حسن اخلاق کا وہ اعلیٰ ترین نمونہ ہے جس کی کوئی دوسری نظیر یا مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔کاش امت محمدیہ ﷺ کے افراد بھی اپنے مقتدا و مطاع پیغمبر کے ان مکارم اخلاق کو اختیار کریں۔حضرت زید بن حارثہؓ نے آپکی غلامی کو مذکورہ اخلاق کریم کی ہی وجہ سے اختیار کیا۔اور اس وقت ابھی وہ بچے ہی تھے۔بچوں کے ساتھ آپکی شفقت اور محبت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کوئی صحابیہ اپنا شیر خوار بچہ حضور ﷺ کے پاس لے آتیں اور آپ اسکو گود میں بٹھا لیتے اور بچہ اپنے پیشاب کی وجہ سے آپکے کپڑوں کو ناپاک کر دیتا تو آپ اس سے بھی اظہار ناراضگی نہیں فرماتے تھے۔چنانچہ صحیح بخاری کتاب الوضوء میں مندرجہ ذیل حدیث موجود ہے کہ ایک دن ام قیس رضی اللہ عنہا اپنا شیر خوار بچہ رحمت عالم ﷺ کی خدمت میں لائیں۔تو آپ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا اس بچے نے رحمت للعالمین کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے پانی منگوا کر پیشاب کی جگہ پر بہا دیا اور کسی قسم کی ناراضگی اور غصے کا اظہار نہ فرمایا۔قارئین کرام۔مندرجہ بالا احادیث وروایات اور آپکے سنہرے ارشادات کو نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رحمت عالم جس طرح نوع انسانی کے دوسرے طبقات کیلیۓ مجسم رحمت وشفقت تھے اسیطرح آپ معصوم بچوں کے ساتھ بھی انتہائی مہربان، شفیق اور ہمدرد وغم گسار تھے۔اللہ تعالیٰ نے اپ ﷺ کے اس اعلیٰ وصف اور بے مثال صفت کا تذکرہ قرآن کریم میں اسطرح فرمایا ہے کہ **وما ارسلناک الا رحمة للعالمین**۔بچوں کو جھڑکنے اور مار پیٹ کر مساجد سے باہر نکالنے والے بزرگوں اور طلباء کو وحشیانہ سزائیں دینے والے اساتذہ کرام کو اس اعلیٰ اخلاق اور بچوں سے پیار پر غور فرمانا چاہیۓ اور اپنی تلخی، شدت اور غصے کی وجہ سے بچوں اور طلباء کو دین حنیف سے متنفر اور دور کرنے کی بجائے شفقت ومحبت سے سمجھانا اور انکی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیۓ۔اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے اخلاق کریمہ اور اسوہ حسنہ کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

© rasailojaraid.com